غالبؔ

(بہ حیثیت مکتوب نگار اور نثر نگار)

مرزا محمد اسد اللہ بیگ خان نام، نجم الدّولہ، دبیر الملک اور نظام جنگ خطابات، مِرزا نوشہ عرفیت اور غالبؔ تخلص تھا۔ پہلے اسدؔ تخلّص رکھا پھر غالبؔ اختیار کیا۔ ابھی پانچ ہی برس کے تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ چچا نصر اللہ بیگ نے آپ کی پَرورش کی، نو برس کی عمر میں چچا کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ چناں چہ مرزا اپنے ننھیال میں آ گئے۔ تیرہ برس کی عمر میں ان کی شادی ہوگئی۔ شادی کے بعد آپ دِلّی چلے آئے۔

غالبؔ سے پہلے اُردو خطوط بڑے مشکل انداز سے لکھے جاتے تھے۔ مُسجّع نثر میں طَویل اَلقاب ہُوا کرتے تھے۔ لیکن غالبؔ نے ایسا نیا اور دل چسپ انداز اختیار کیا کہ جس نے اُردو نثر کا انداز ہی تبدیل کر دیا۔

آپ کی نثری تصنیفات و تالیفات میں نثرِ فارسی، عودِ ہندی (خطوط)، اردوئے مُعَلّیٰ (خطوط)، پنج آہنگ (خطوط)، لطائفِ غیبی، قاطعِ بُرہان (لُغت)، مہرِ نیم روز (تاریخ) اور دستنبو قابلِ ذکر ہیں۔

غالبؔ کے خطوط

حاصلاتِ تعلّم: یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) رسمی و غیر رسمی خط لکھ سکیں۔ (۲) غالبؔ کے خطوط کے متن پر اپنی رائے تحریر کر سکیں۔ (۳) شہر کے ناظم کو علاقے کی صفائی کے بارے میں درخواست لکھ سکیں۔

۱۔ بہ نام ہرگوپال تفتہؔ

کیوں صاحب!

رُوٹھے ہی رہو گے یا کبھی منو گے بھی؟ اور اگر کسی طرح نہیں منتے تو رُوٹھنے کی وجہ تو لکھو۔ میں اس تنہائی میں صرف خطوط کے بھروسے جیتا ہوں، یعنی جس کا خط آیا، میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا۔ خدا کا احسان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا، جو اطراف و جوانب سے دو چار خط نہیں آ رہتے ہوں۔ بلکہ ایسا بھی دن ہوتا ہے کہ دو دو بار ڈاک کا ہرکارہ خط لاتا ہے۔ ایک دو صبح کو اور ایک دو شام کو۔ میری دل لگی ہو جاتی ہے۔ دن اُن کے پڑھنے اور جواب لکھنے میں گزر جاتا ہے۔ یہ کیا سبب، دس دس بارہ بارہ دن سے تمھارا خط نہیں آیا۔ یعنی تم نہیں آئے۔ خط لکھو صاحب۔ نہ لکھنے کی وجہ لکھو، آدھ آنے میں بخل نہ کرو۔ ایسا ہی ہے تو بیرنگ بھیجو۔

غالبؔ

سوموار، ۲۷ دسمبر ۱۸۵۸ء

(ماخوذ از: ''غالب کے خطوط''، خلیق انجم)

۲ – بہ نام میر مہدی مجروحؔ

اہاہاہا! میرا پیارا میر مہدی آیا۔ آؤ بھائی، مزاج تو اچھا ہے؟ بیٹھو، یہ رام پور ہے۔ دارالسُّرُور ہے۔ جو لطف یہاں ہے وہ اور کہاں؟ پانی، سُبحانَ اللہ! شہر سے تین سو قدم پر ایک دریا ہے اور کوسی اُس کا نام ہے۔ بے شبہ چشمۂ آبِ حیات کی کوئی سوت اس میں ملی ہے۔ خیر، اگر یوں بھی ہے تو بھائی، آبِ حیات عمر بڑھاتا ہے لیکن اتنا شیریں کہاں ہوگا۔

تمھارا خط پہنچا۔ تَرَدّدِ عَبَث۔ میرا مکان ڈاک گھر کے قریب اور ڈاک مُنشی میرا دوست ہے، نہ عرف لکھنے کی حاجت، نہ محلّے کی حاجت۔ بے وَسواس خط بھیج دیا کیجیے اور جواب لیا کیجیے۔ یہاں کا حال سب طرح خوب ہے اور صحبت مرغوب ہے۔ اِس وقت تک مہمان ہوں۔ دیکھوں، کیا ہوتا ہے۔ لڑکے دونوں میرے ساتھ آئے ہیں۔ اس وقت اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔

غالبؔ

فروری ۱۸۶۰ء

(ماخوذ از: ''غالب کے خطوط'' مُرَتَّبہ: خلیق انجم)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) غالبؔ نے کس مقام سے میر مہدی مجروحؔ کے نام خط تحریر کیا؟

(ب) دریائے کوسی کہاں واقع ہے؟

(ج) غالبؔ نے دریائے کوسی کے پانی کی کیا خصوصیت بیان کی ہے؟

(د) بیرنگ خط سے کیا مراد ہے؟

(ہ) مُنشی ہرگوپال تفتہؔ کے نام خط کا آغاز کس طرح کیا گیا ہے؟

(و) غالبؔ نے میر مہدی مجروحؔ کو بے وسواس خط بھیج دینے کا کیوں کہا؟

سوال ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) میرا مکان ڈاک گھر کے قریب اور ڈاک منشی میرا ہے:

(۱) دوست (۲) بھائی

(۳) چچا (۴) خالو

(ب) اہاہاہا! میرا پیارا آیا:

(۱) میر مہدی (۲) میر تقی میرؔ

(۳) میر دردؔ (۴) میر حسن

(ج) آبِ حیات بڑھاتا ہے:

(۱) مال کو (۲) دولت کو

(۳) عمر کو (۴) فاصلے کو

(د) جس کا خط آیا، میں نے جانا کہ وہ شخص لایا:

(۱) تشریف (۲) خوش خبری

(۳) پیغام (۴) تحفہ